باتونی روما

شہناز رحمٰن

مصور : درخشاں



8 تا 12 سال کی عمر کے بچوں کے لیے

نئی نسل کی ذہنی نشوونما اور ان کے خوابوں کو پرواز عطا کرنے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تناظر میں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ادب اطفال کی تخلیق و تشکیل کے لیے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے نئے اشاعتی مشن اور وژن کے تحت 18 تا 20 ستمبر 2024 ادب اطفال ورکشاپ کا انعقاد کیا تھا، جس میں بچوں کی نفسیات و ترجیحات کا خیال رکھتے ہوئے معتبر تخلیق کاروں کے تعاون سے دلچسپ اور معلومات افزا تخلیقی مواد تیار کیا گیا۔ یہ کتاب اسی ورکشاپ سیریز کی ایک کڑی ہے۔



ڈاکٹر شمس اقبال
ڈائرکٹر

ISBN 978-93-49533-26-4

پہلا ایڈیشن: 2025

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

تعداد: 1100

BATOONI ROMA
by Shahnaz Rahman

قیمت: -/30 روپے

سلسلہ مطبوعات: 2162

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی-110025
فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر-کے-پورم، نئی دہلی-110066 فون نمبر: 26109746
فیکس: 26108159 ای-میل: ncpulsaleunit@gmail.com
ای-میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: سلاسارا امیجنگ سسٹمس، A-97، سیکٹر 58، نوئیڈا-201301، یوپی

باتونی روما

شہناز رحمٰن

مصور: درخشاں

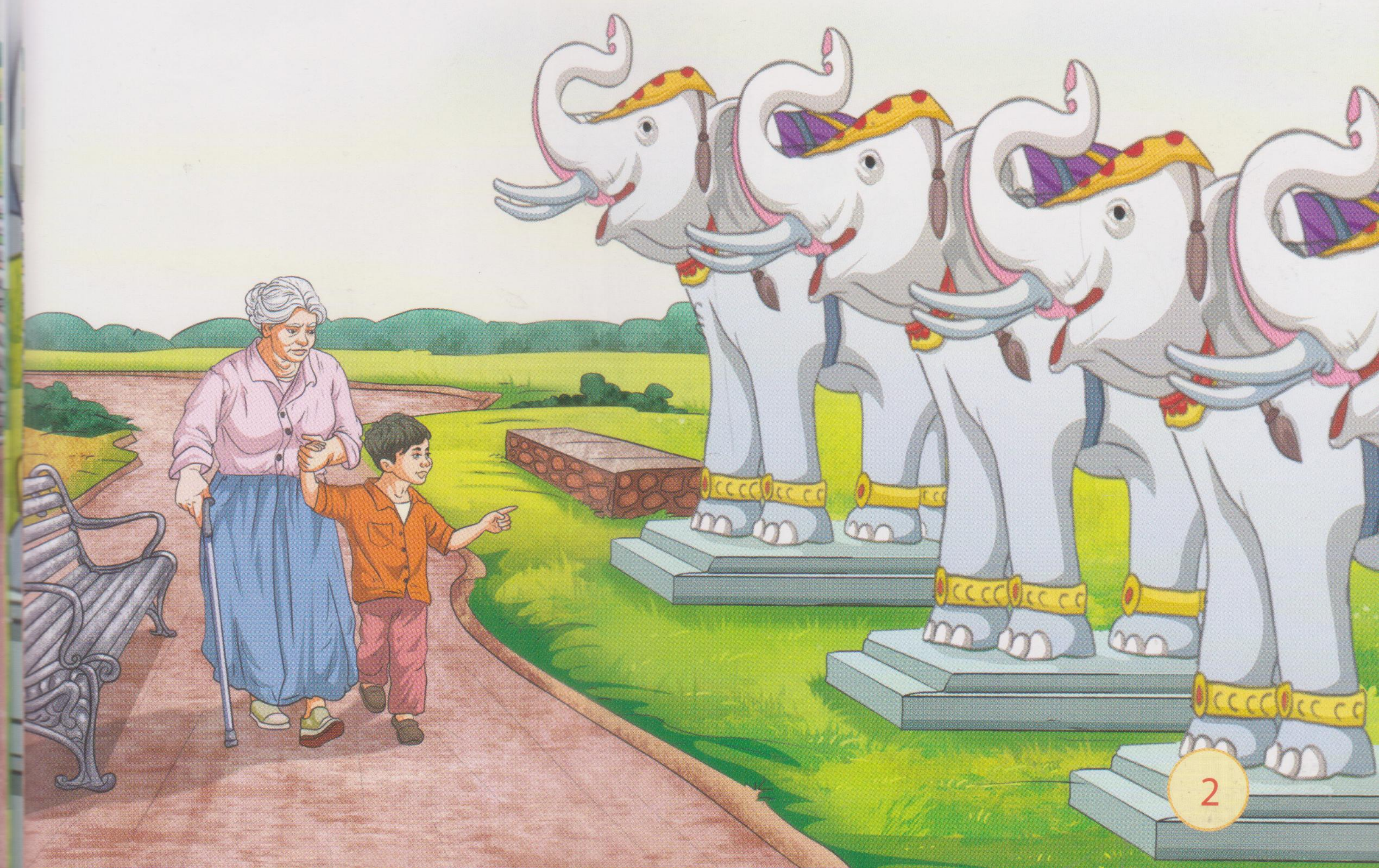


قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

دادی کی انگلی پکڑ کر پارک میں بے دلی سے چلتے ہوئے روما نے پوچھا:

”دادی اتنے سارے elephants statue کیوں ہیں یہاں؟“

شام ہو چکی تھی مگر دور دور تک سایہ دار درخت نہ ہونے کی وجہ سے ڈھلتے سورج کی گرمی سے دادی پریشان ہو رہی تھیں۔ روما کے سوال پر جھنجھلاتے ہوئے کہا، ”کہیں بھی چلے جاؤ، نہ تو تمھیں کچھ پسند آتا ہے اور نہ ہی تمھاری بے دلی ختم ہوتی ہے۔“



“دادی غصہ کیوں ہو رہی ہیں، بتائیے نا، یہ elephant statue کیوں ہیں ایک لائن سے؟”

“ارے، جس نے بنوایا ہے، وہی جانے۔”

“دادی! سائنس پارک یا سائنس میوزیم بنوادیتے تو مزا آتا نا۔” روما نے معصومیت سے کہا

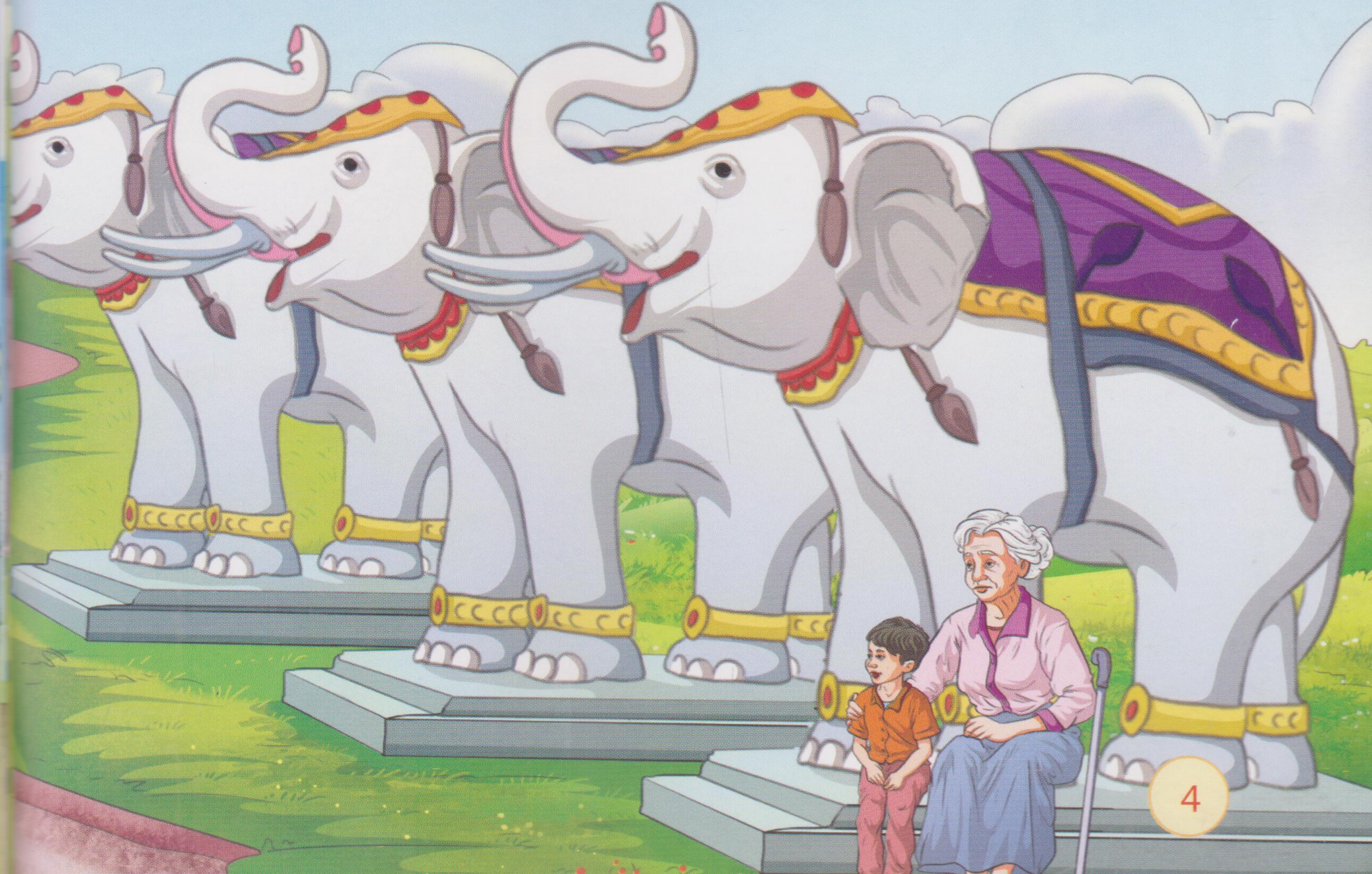
“یہ سائنس میوزیم کہاں دیکھ لیا تم نے؟”



"چلئے، پہلے کہیں چھاؤں میں چلتے ہیں پھر میں بتاؤں گا۔ افف دادی یہاں پلانٹس کیوں نہیں ہیں؟ ڈیڈی ہمیں کیسی جگہ لے کر آ گئے ہیں۔ اسی لیے میرے اسکول میں تو ہمیشہ بتایا جاتا ہے کہ پیڑوں کو کاٹنا نہیں چاہیے۔ پیڑ لگانا چاہیے۔ میری ہندی کو بتاؤں والی کتاب میں وہ پوئم بھی تو ہے، پیڑ لگاؤ، پیڑ لگاؤ۔"

"اف خدایا! روما کے پاس کتنی باتیں ہیں۔" دادی نے دل ہی دل میں کہا۔

آخر کار تھک کر وہ بڑے بڑے ہاتھیوں کے سایے میں بیٹھ گئیں اور ہانپتے ہوئے کہنے لگیں، "سکون سے بیٹھو، میں تمھارے ڈیڈی کو فون کر کے پوچھتی ہوں کتنی دیر میں ہمیں واپس لینے آئیں گے۔"



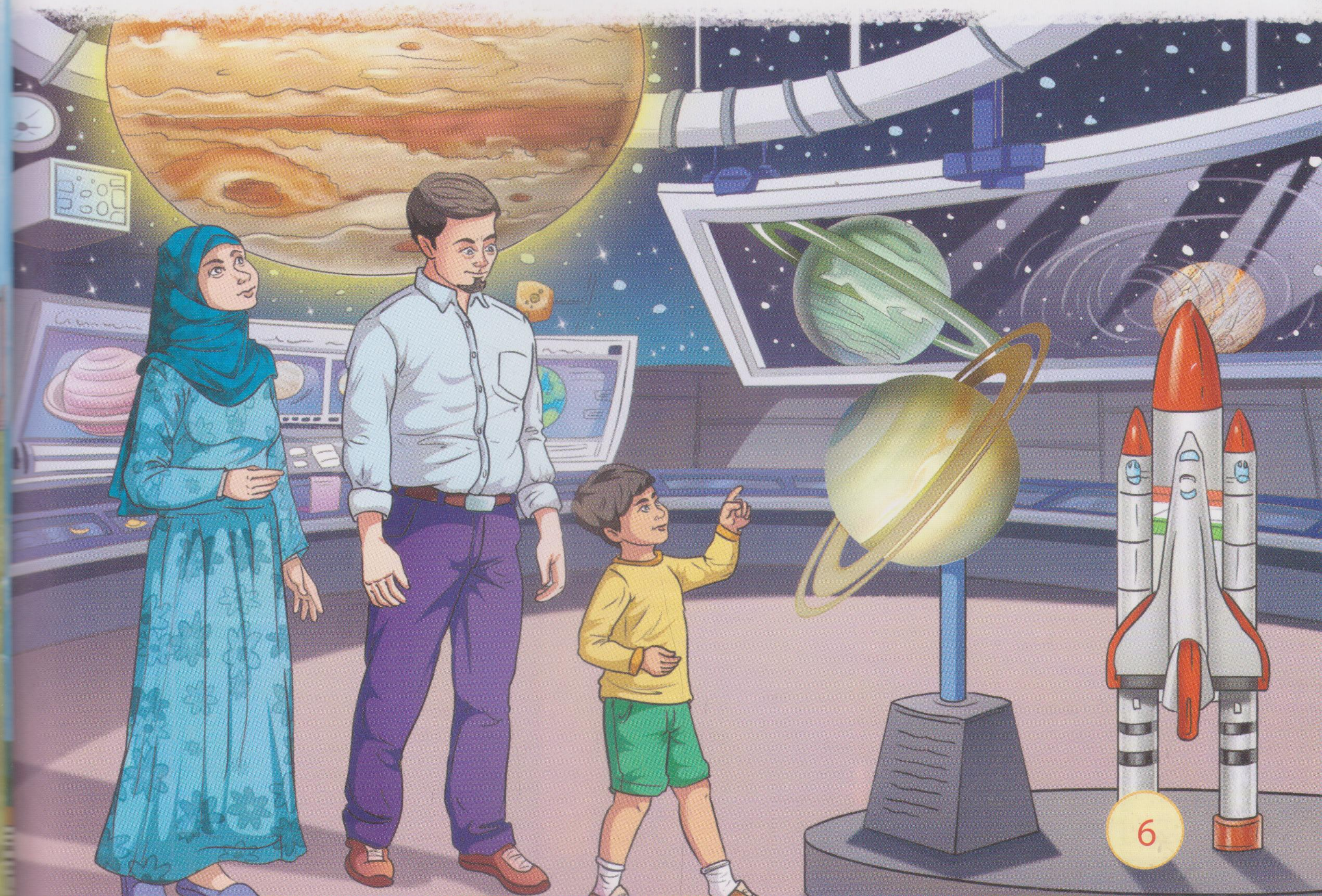
''چھوڑو دادی۔ اب تو ہم شیڈ میں بیٹھے ہیں۔ آرام سے سائنس میوزیم کے بارے میں سنیے۔''

روما کے والد نے گھنٹہ بھر بعد واپس آنے کے لیے کہا تو دادی نے سوچا روما سے سائنس میوزیم کا قصہ سن ہی لیا جائے۔ بچہ اتنے شوق سے کہہ رہا ہے۔

سایہ ملنے پر دادی کی جھنجھلاہٹ کم ہو گئی تو انھوں نے کہا، ''ہاں بتاؤ روما، سائنس میوزیم کہاں ہے؟''

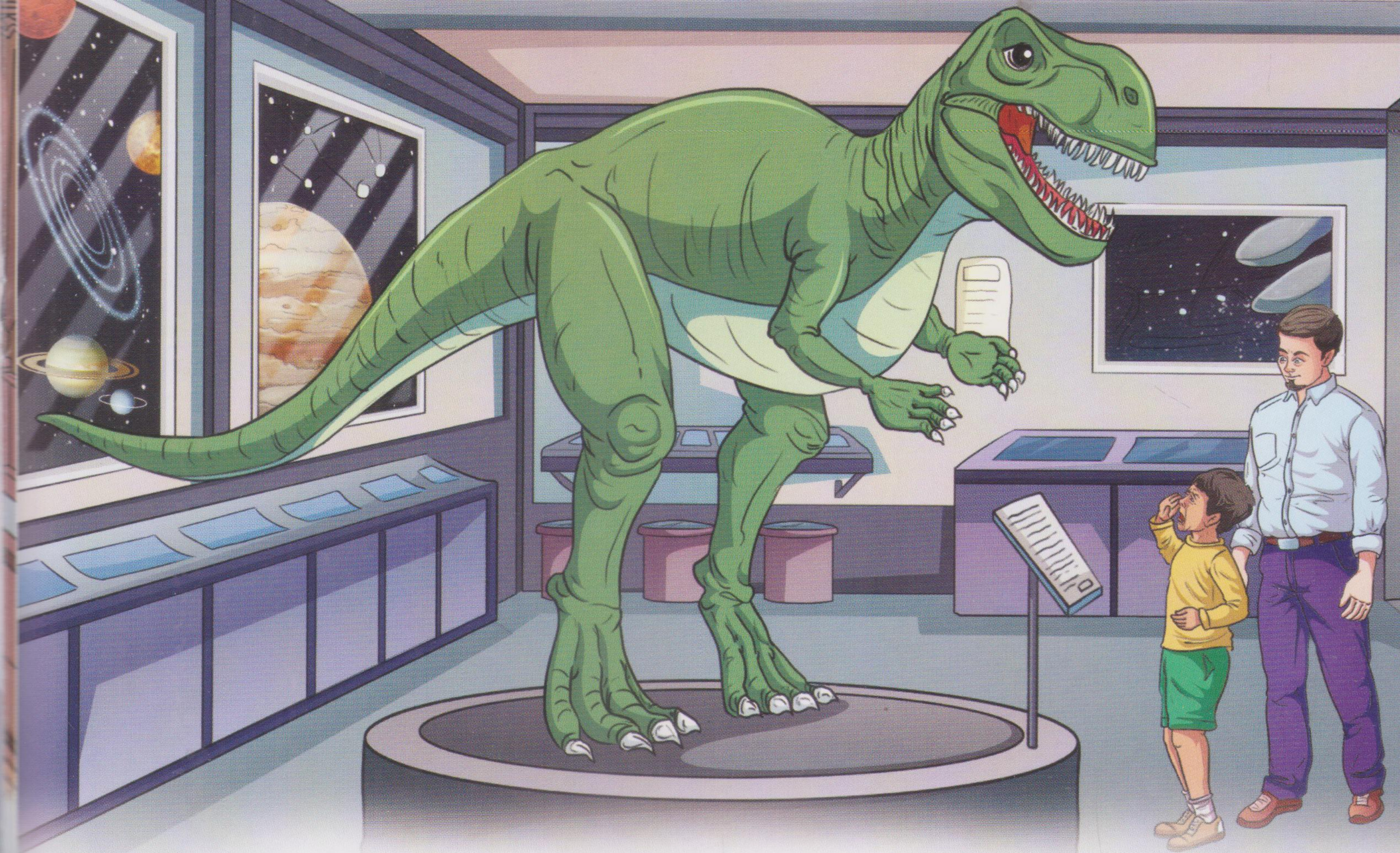


"دادی آپ کو یاد ہے، پچھلے سال ڈیڈی، ممی اور میں بنگلور گئے تھے۔ وہاں پر ہے سائنس میوزیم۔ اس میں بہت ساری چیزیں ہیں۔ لائٹ اور پانی کیسے جنریٹ کیا گیا۔ ہینڈ پمپ سے پانی نکالنے کا پروسیس، سولر انرجی کیسے لائی گئی، ہریالی سے موسم پر کیا اور کیسے فرق پڑتا ہے۔ ہوا کی تیز اور دھیمی رفتار سے کیا ری ایکشن ہوتے ہیں، راکٹ کیسے اسپیس میں جاتا ہے اور بہت ساری مشینیں تھیں۔ ایک ویٹ مشین تھی جس پر کھڑے ہو کر میں نے اور ممی نے چیک کیا تھا کہ ہماری باڈی میں پانی کتنا ہے۔ اور ہاں وہیں ایک اور جگہ ہے۔ کیا نام ہے اس کا۔ پلینیٹ۔۔ پلینٹیریم۔





اچھا!۔۔۔۔(PLANETARIAM)جہاں پر نقلی آسمان، ستارے اور چاند دکھائے جاتے ہیں لیکن بالکل اصلی لگتے ہیں۔جی، جی وہاں پر ڈیڈی نے مجھ سے کہا کہ چلو دیکھتے ہیں کہ ہمارا weight دوسرے planets پر کتنا ہے۔ہم نے جب ویٹ کیا تو ایک انکل نے پوری ڈیٹیل کی پرنٹ نکال کر دی۔ روما کی یاد داشت سے زیادہ اتنی سنجیدہ باتوں سے دادی حیران سی ہوئیں۔اس کی سمجھ کے اعتبار سے کتنی باتیں درست ہیں اور کتنی گڈمڈ ہوئی ہیں، ان سب سے پرے دادی کو صرف اس کی یادادشت پر حیرانی تھی۔انھوں نے واہ واہ کرتے ہوئے روما کی باتوں میں اپنی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا"روما، یہ ساری ڈیٹیل تمھیں کس نے بتائیں۔"



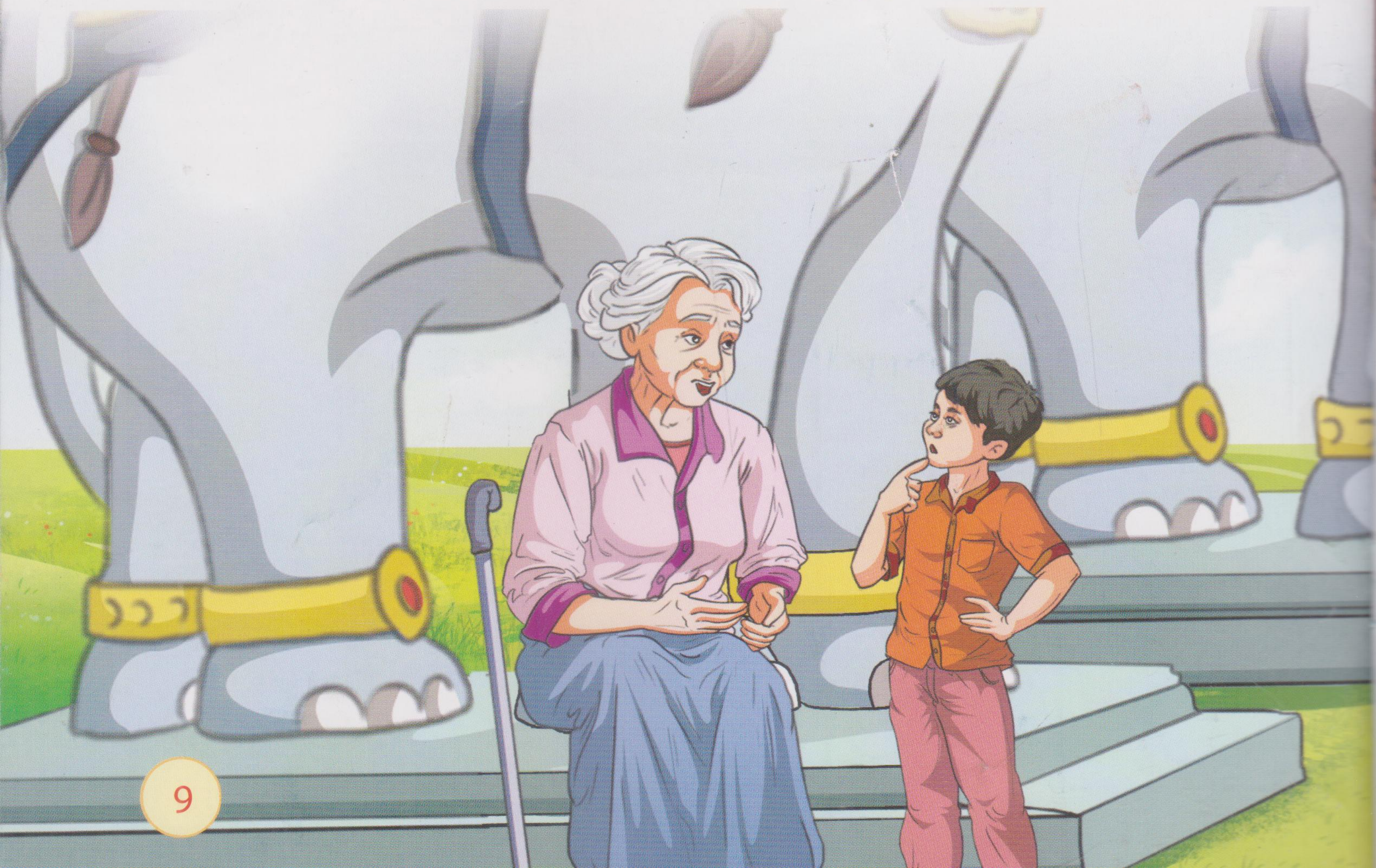
دادی کے سوال کا جواب دیے بغیر روما نے اپنی بات آگے بڑھائی۔ دادی، وہاں پہنچتے ہی میں نے بڑا سا ڈائناسور دیکھ لیا تھا۔ وہ بالکل رئیل ڈائناسور لگ رہا تھا۔ اس کی آواز بہت ڈراونی تھی۔ میں ڈر کے مارے رونے لگا تھا۔ تو پھر ڈیڈی مجھے میوزیم کے دوسرے فلور پر لے گئے وہاں پر جو چیزیں تھیں، سب کے بارے میں ڈیڈی مجھے ڈیٹیل میں بتا رہے تھے اور پھر جب واپس آیا تو میں نے اپنے دوستوں کو بتایا۔

"اچھا!۔۔۔ تو اس طرح تمھیں ساری باتیں بالکل یاد ہو گئی ہیں۔۔ اب یہ بتاؤ کہ سائنس پارک میں کیا چیزیں دیکھی تھیں؟"

''سائنس پارک میں کیا چیزیں تھیں۔۔۔'' اس نے سوچتے ہوئے کہا۔

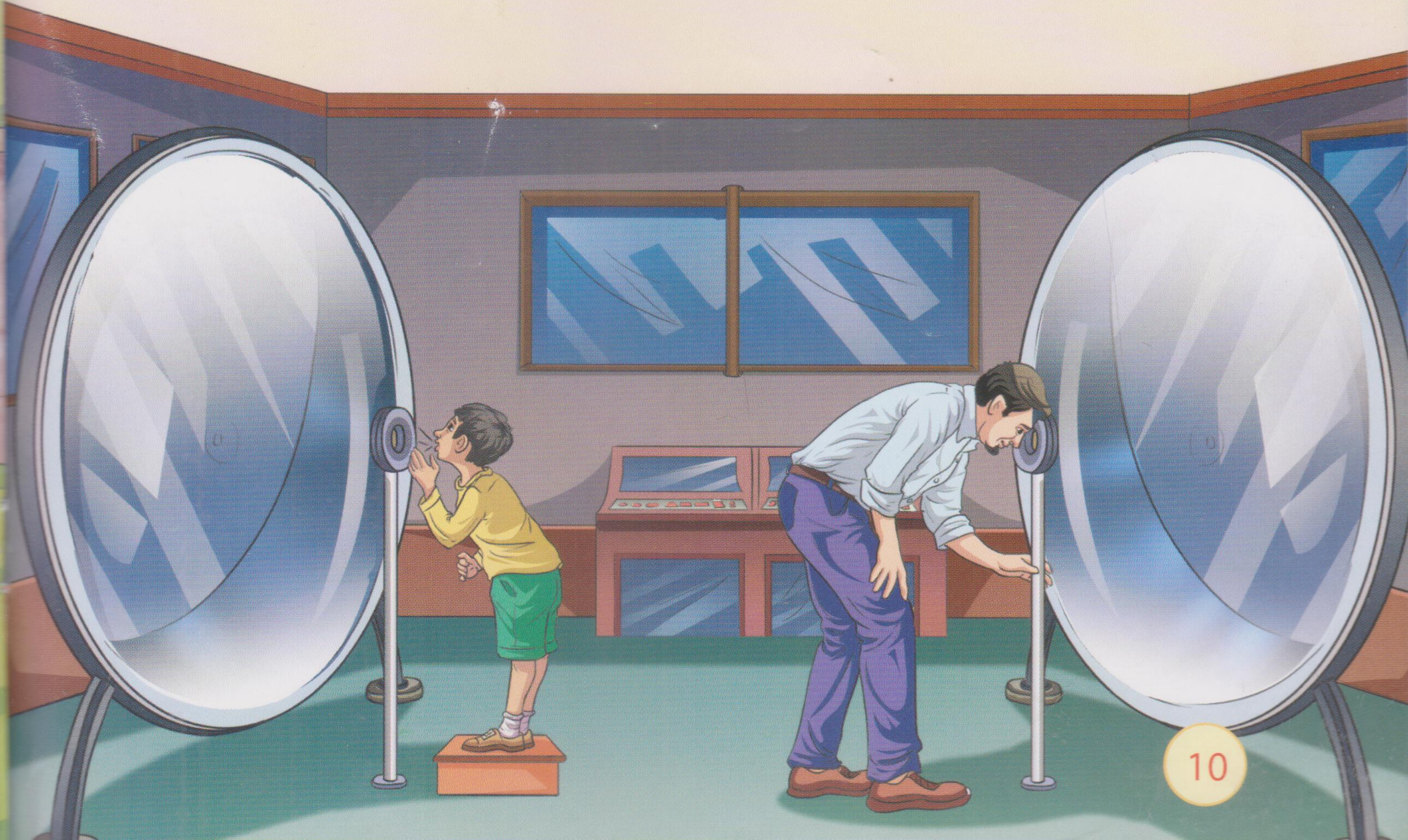
''وہاں پر بہت مزے مزے کی چیزیں میں نے ٹرائی کی تھیں لیکن نام یاد نہیں کروایا ممی نے۔ آپ موبائل کھولیے، اس میں یوٹیوب پر میں بولوں گا سائنس پارک، تو سب کچھ آجائے گا، دیکھ لیجئے گا، لیکن موبائل پر دیکھنے میں اتنا مزا نہیں آئے گا۔''

نام یاد نہ رکھ پانے پہ اس کے چہرے پر بے چارگی کے آثار ظاہر ہوئے لیکن فوراً ہی اس نے کہا ''میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔'' وہ کیا؟ دادی نے پوچھا



"دادی مجھے یاد تو سب ہے۔ صرف نام یاد نہیں ہیں۔ دیکھئے! میں بتاتا ہوں، بہت سے رنگوں کی پلیٹیں تھیں۔ ان میں بلیک والی پلیٹ بہت گرم تھی، گرین والی کم گرم اور وائٹ والی ٹھنڈی تھی۔" Newton's colours plates کے متعلق رومانے اس طرح تفصیلات دادی کو سمجھائیں۔

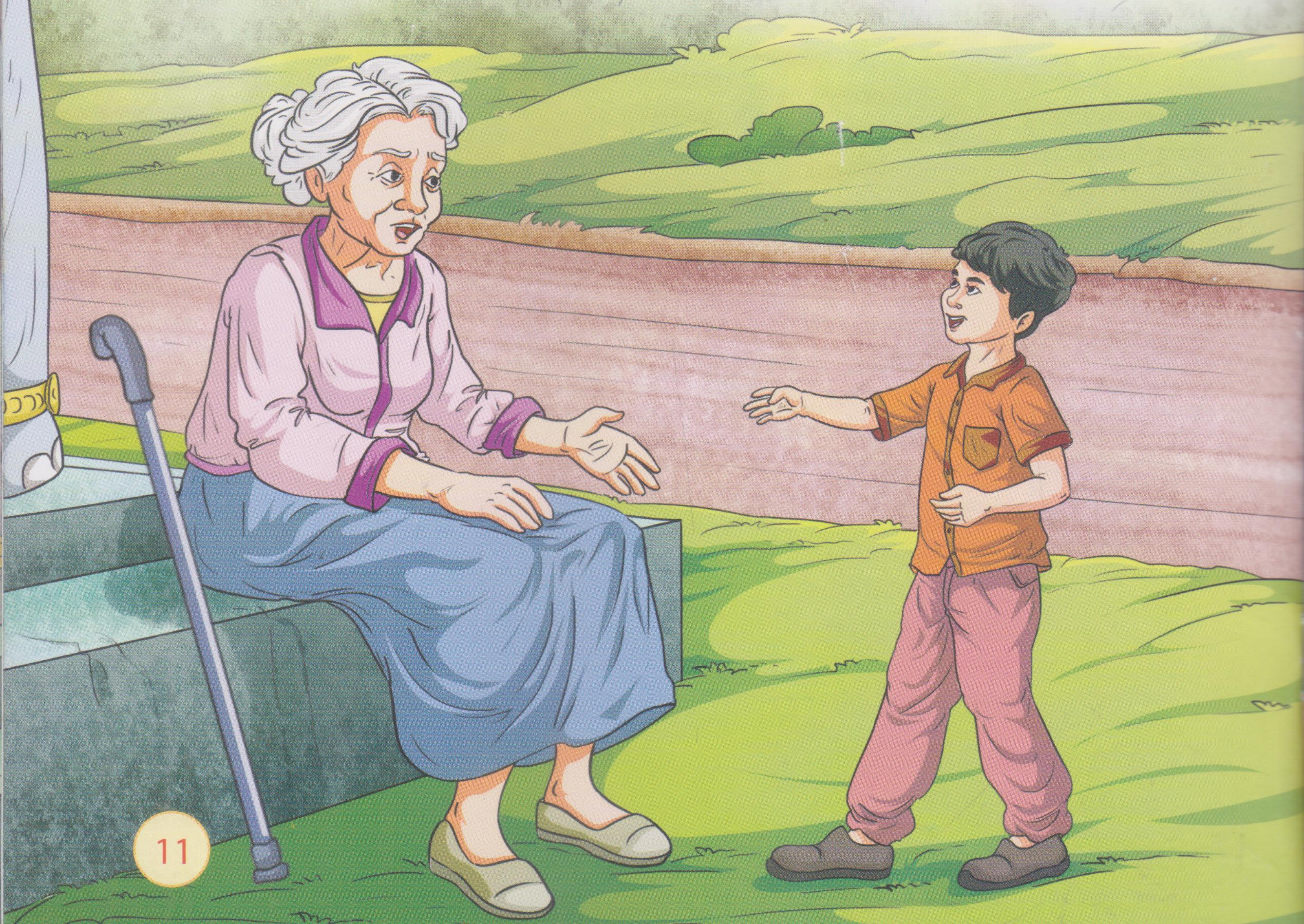
"ایک بڑی انٹریسٹنگ چیز تھی whispering dish۔ پتہ ہے دادی دونوں ڈشز دور دور تھیں۔ ایک پہ ممی کھڑی ہو کر بول رہی تھیں، دوسرے پر ڈیڈی کھڑے ہو کر سن رہے تھے۔ میں بھی سننا چاہ رہا تھا لیکن وہ اونچا تھا۔ ممی نے چڑھنے نہیں دیا۔ کہہ رہی تھیں گر جاؤ گے۔ کئی طرح کے لینسز تھے، ممی کہہ رہی تھیں کہ بڑے ہو جاؤ گے تو پھر یہاں آئیں گے۔ تب تم ان سب چیزوں کو سمجھ پاؤ گے۔"



دادی دل ہی دل میں سوچ رہی تھیں کہ اس سے زیادہ اگر تم بتاتے بھی تو مجھے سمجھ میں نہیں آتا۔ سائنس سمجھنے کے لیے ہم دونوں کی عمریں برابر ہی ہیں۔ جتنا کچھ انھیں سمجھ میں آیا، اس سے وہ لطف اندوز ہو رہی تھیں بلکہ کریدتے ہوئے پوچھا اور کہاں کہاں گئے تھے۔

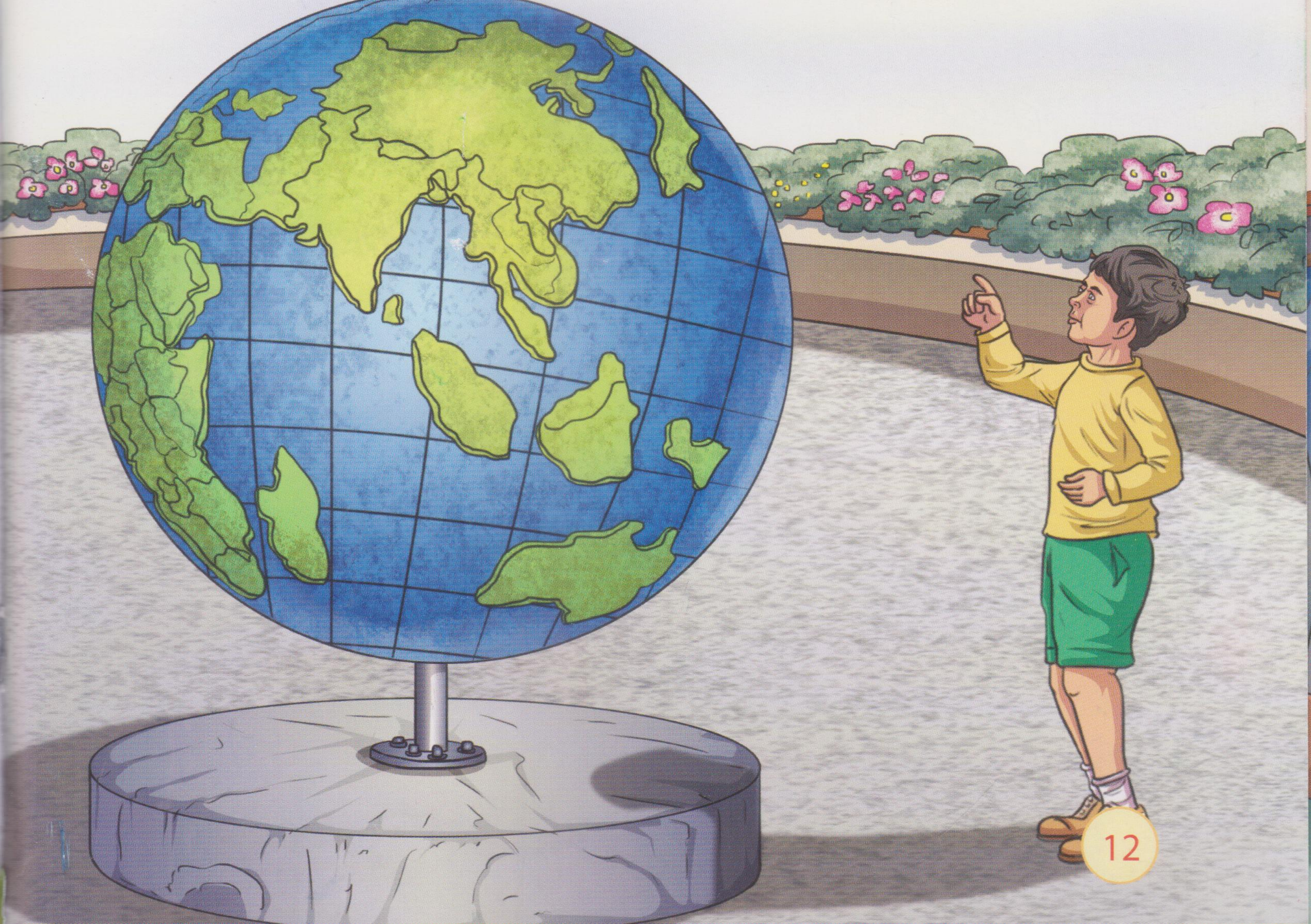
"دادی جلدی نہیں کرتے۔ صبر سے سنتے ہیں۔" روما نے ایک سنجیدہ شخص کی طرح کہا۔

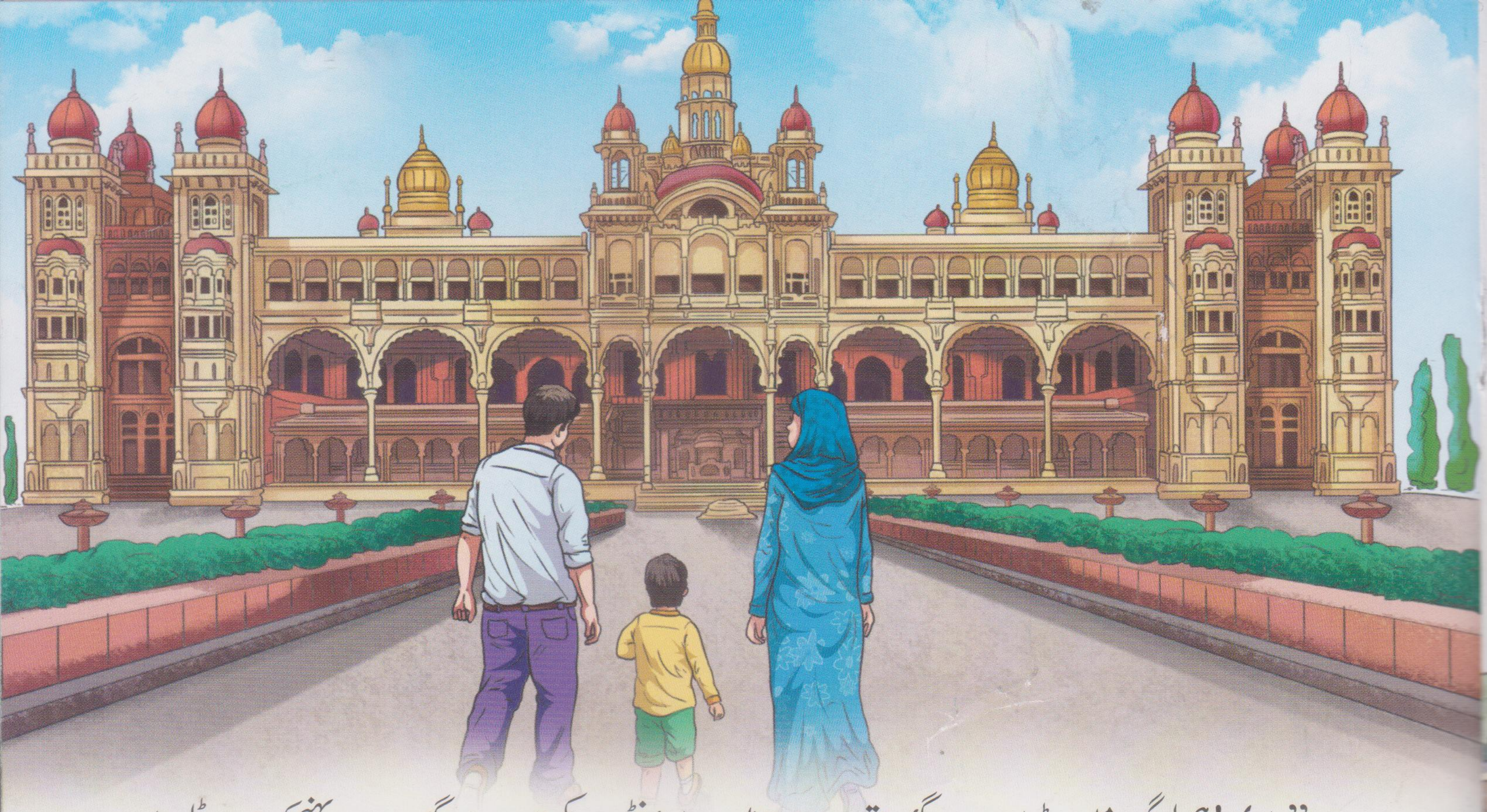
"اچھا بھئی بتاؤ۔"



”سائنس پارک میں بہت بڑا سا گلوب تھا۔ بالکل وہی جو ہمارے گھر میں ٹیبل پر رکھا ہوا ہے۔ اسی کا بہت بڑا سائز۔ اور گلوب کے برابر میں تھا optical illusions اور see saw۔“

”ارے بیٹا! بس کرو۔ یہ سائنس کی باتیں اب مجھے زیادہ نہیں سمجھ میں آ رہی ہیں۔“ روما سمجھ گیا کہ باتوں میں دادی کی دلچسپی کم ہو رہی ہے تو اس نے کہا، ”اچھا دادی۔ آپ کو میسور کا قصہ سناتے ہیں۔“ میسور کا نام سن کر دادی کے چہرے پر اشتیاق آمیز مسکراہٹ پھیل گئی۔





”دادی! ہم لوگ میسور ٹرین سے گئے تھے۔ راستے میں ریڈ ماؤنٹین دیکھتے ہوئے گئے۔ وہاں پہنچ کر ہم ہوٹل میں رہے۔ پھر صبح میں ٹیپو سلطان کی چیزیں دیکھنے گئے۔ ممی نے بنگلور جانے سے پہلے بار، بار۔۔۔ کئی بار ڈیڈی سے کہا تھا کہ ہم لوگ جب بنگلور جائیں گے تو ٹیپو سلطان کے یہاں بھی چلیں گے۔“

”ارے واہ تو تم ٹیپو سلطان کا قلعہ دیکھ آئے؟“

”یہ قلعہ کیا ہوتا ہے دادی؟“

”ارے بھئی جہاں ٹیپو سلطان رہتے تھے۔“

”اچھا۔ مطلب ان کا گھر۔ ہاں ہاں دیکھا نا، اس کے اندر گئے، بہت پرانی چیزیں تھیں لیکن مجھے زیادہ سمجھ میں نہیں آیا۔“

''اچھا۔۔ تو تم نے اپنے ڈیڈی سے نہیں پوچھا؟''

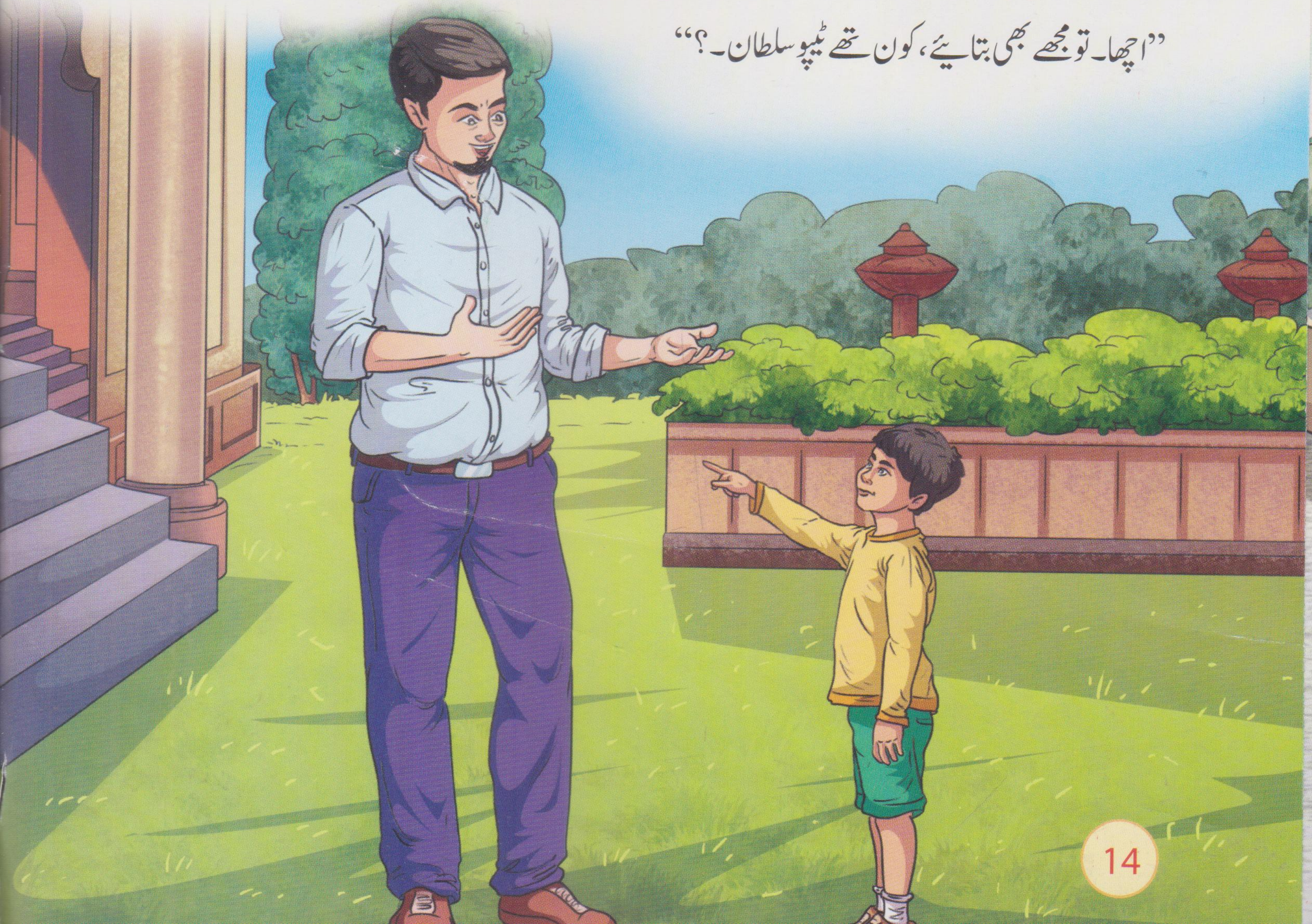
''پوچھا تھا، لیکن وہ لوگ بتا ہی کب رہے تھے۔ بس فوٹو کلک کیے جا رہے تھے، میرے بھی بہت سے فوٹوز ہیں۔''

''ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔ میں تمھیں بتاتی ہوں۔ میں بھی وہاں جا چکی ہوں۔''

''کیا؟ آپ بھی جا چکی ہیں۔ کب گئی تھیں اور میں کتنا بڑا تھا۔ مجھے ساتھ میں لے کر گئی تھیں کہ نہیں۔''

''تمھارے ڈیڈی گئے تھے۔ اس وقت وہ تمھارے جیسے تھے۔ انھیں میں نے بتایا تھا کہ ٹیپو سلطان کون تھے۔''

''اچھا۔ تو مجھے بھی بتائیے، کون تھے ٹیپو سلطان۔؟''



''ٹیپو سلطان ایک بہادر اور طاقتور بادشاہ تھے۔ وہ اپنے والد کی ہر بات مانتے تھے۔ انھوں نے میسور پر حکمرانی کی۔ آپ بھی اپنے ڈیڈی کی بات مانا کیجئے۔''

''دادی حکمرانی کیا ہوتی ہے۔ تھوڑا سا آسان بتایئے نا۔ اور ہاں ڈیڈی کی بات تو میں بھی مانتا ہوں، تو کیا میں بھی وہ، وہ، وہ کیا ہے۔ ہاں، حکمرانی کروں گا؟''

''حکمرانی کا مطلب ہوتا ہے۔ راجہ بننا۔ راج کرنا۔ اب سمجھ میں آگیا ہو تو آگے سناؤں۔'' دادی نے روما کے سوالات کی وجہ سے ذرا جھنجھلائے ہوئے لہجہ میں کہا۔ مگر وہ روما ہی کیا جو سوال کیے بغیر اور اپنی سنائے بغیر کوئی بات مکمل سن لے۔



''رکیے، مجھے کچھ یاد آگیا ہے۔''

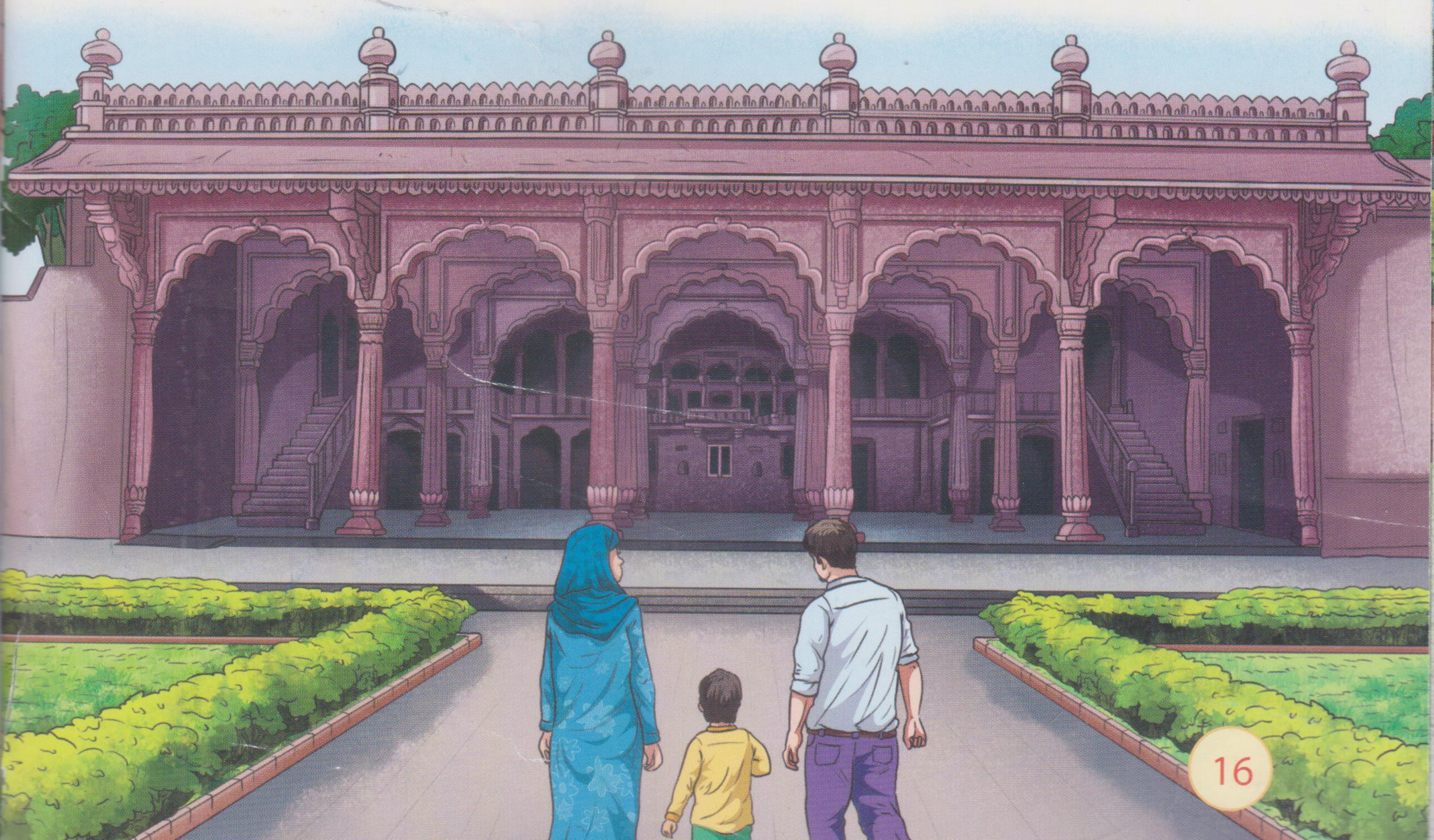
''ہاں بتاؤ۔ کیا یاد آیا۔''

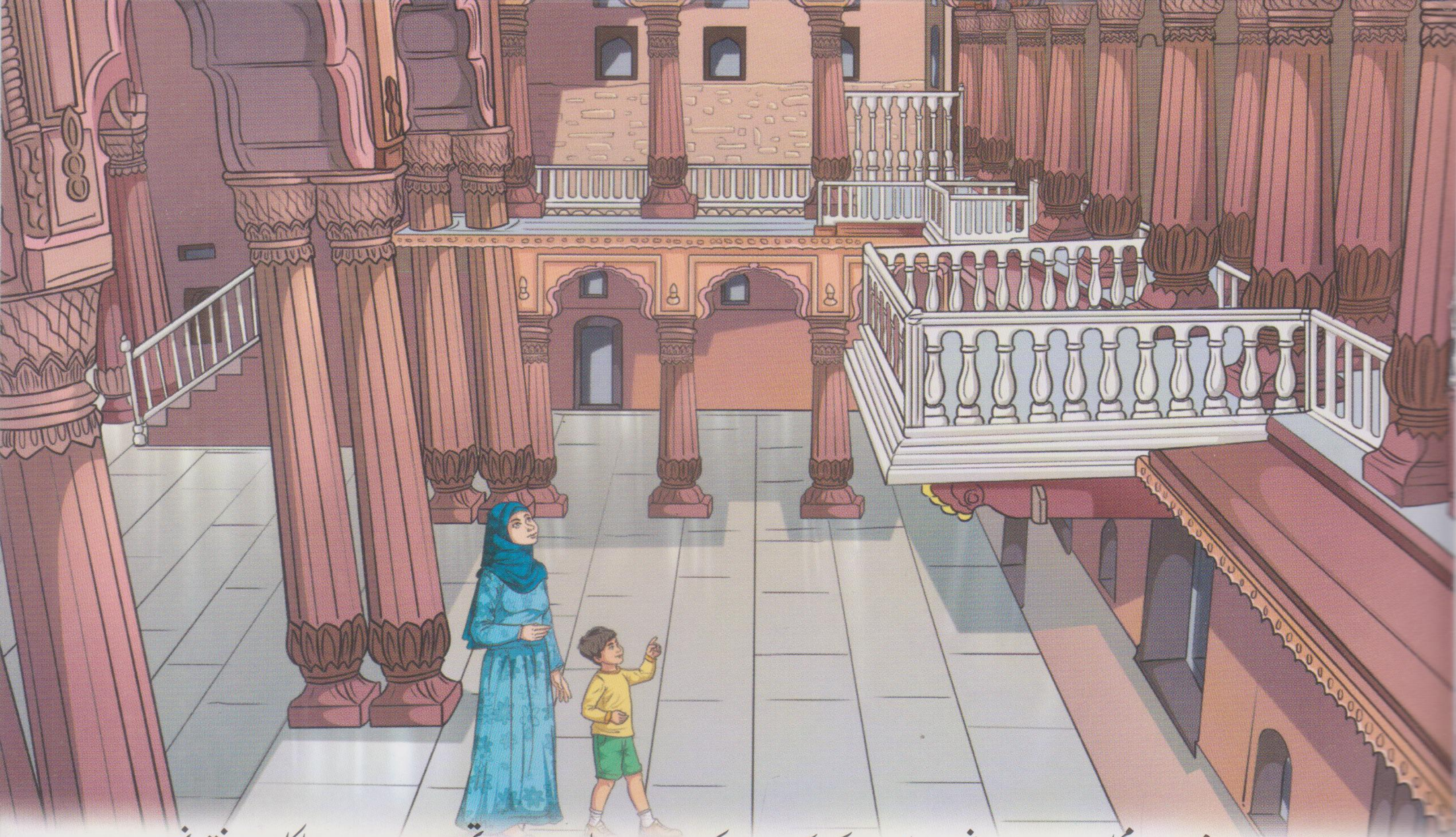
''ہم لوگ میسور جانے سے پہلے جب بنگلور میں تھے تو بھی ٹیپو سلطان کا ایک اور محل دیکھنے گئے تھے۔ کیا نام بتایا تھا ڈیڈی نے۔۔۔ یاد نہیں آرہا ہے مجھے۔''

دو منٹ کے وقفہ کے بعد روما نے اچھل کر کہا، ''یاد آگیا، یاد آگیا'' ٹیپو کا summer palace''

''اچھا۔ میں نے یہ جگہ نہیں دیکھی ہے۔'' دادی نے کہا۔

اچھا، آپ نے نہیں دیکھا ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔





"دادی مجھے وہ محل زیادہ اچھا نہیں لگا تھا، کیونکہ اس کی دیواریں ٹوٹ رہی تھیں اور وہاں بالکل رونق نہیں تھی۔ مجھے سیڑھیوں سے چڑھ کر اوپر جانے میں ڈر لگ رہا تھا۔ کوئی ٹھیک کیوں نہیں کرواتا ہے اسے۔ جیسے ہمارے گھر پہ دادا سب چیزیں ٹھیک کرواتے ہیں۔"

"ہاں۔ صحیح تو کہہ رہے ہو، ٹھیک کروانا چاہیے۔" دادی نے مسکراتے ہوئے روما کی ہاں میں ہاں ملائی۔

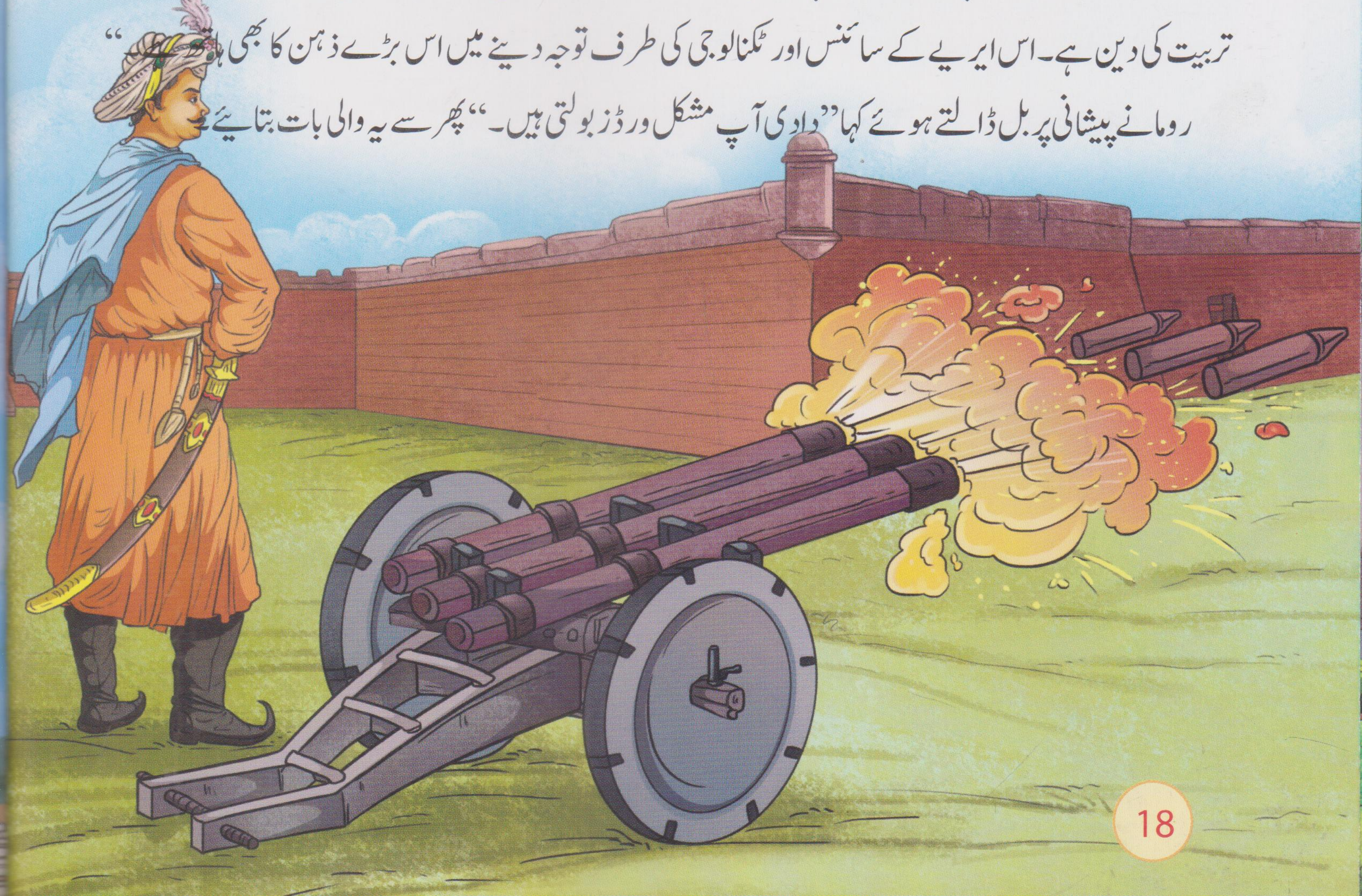
"امی اور ابو کہہ رہے تھے کہ ٹیپو کے زمانے میں یہ بہت شاندار رہا ہوگا۔ اس کا ڈیزائن دیکھو کتنا زبردست ہے۔ میں نے پوچھا دو سیڑھیاں کیوں بنی ہوئی ہیں؟ تو ممی نے بتایا کہ یہ اس زمانے کا اسٹرکچر ہے۔ میں نے پوچھا کس زمانے کی؟ تو ممی نے مجھ سے کہا، سوال ذرا کم کرو اور خاموشی سے ابھی دیکھ لو۔ بعد میں سب کچھ بتاؤں گی۔"

''بچاری ٹھیک ہی کہہ رہی تھیں۔ تم اتنے سوال ہی کرتے ہو۔'' دادی نے اتنی دھیمی آواز میں کہا کہ روما سن نہ سکے۔

''دادی! مجھے میسور والا قلعہ آگرہ اور دلی کے قلعہ جیسا خوبصورت نہیں لگا۔'' روما نے کہا

''بیٹا! اس کی وجہ یہ ہے کہ روپیہ پیسہ ہونے کے باوجود ٹیپو سلطان نے اپنے آرام و سکون کے لیے بڑے بڑے محل نہیں بنوائے بلکہ لوگوں کی ضرورت کا خیال رکھا۔ انھوں نے فوجی راکٹ ایجاد کی تھی۔ تم لوگوں نے بنگلور میں سائنس میوزیم اور سائنس پارک جو دیکھا ہے وہ سب کہیں نہ کہیں اسی intelligent and great ٹیپو سلطان کی تربیت کی دین ہے۔ اس ایریے کے سائنس اور ٹکنالوجی کی طرف توجہ دینے میں اس بڑے ذہن کا بھی ہاتھ ہے''

روما نے پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے کہا ''دادی آپ مشکل ورڈز بولتی ہیں۔'' پھر سے یہ والی بات بتائیے۔



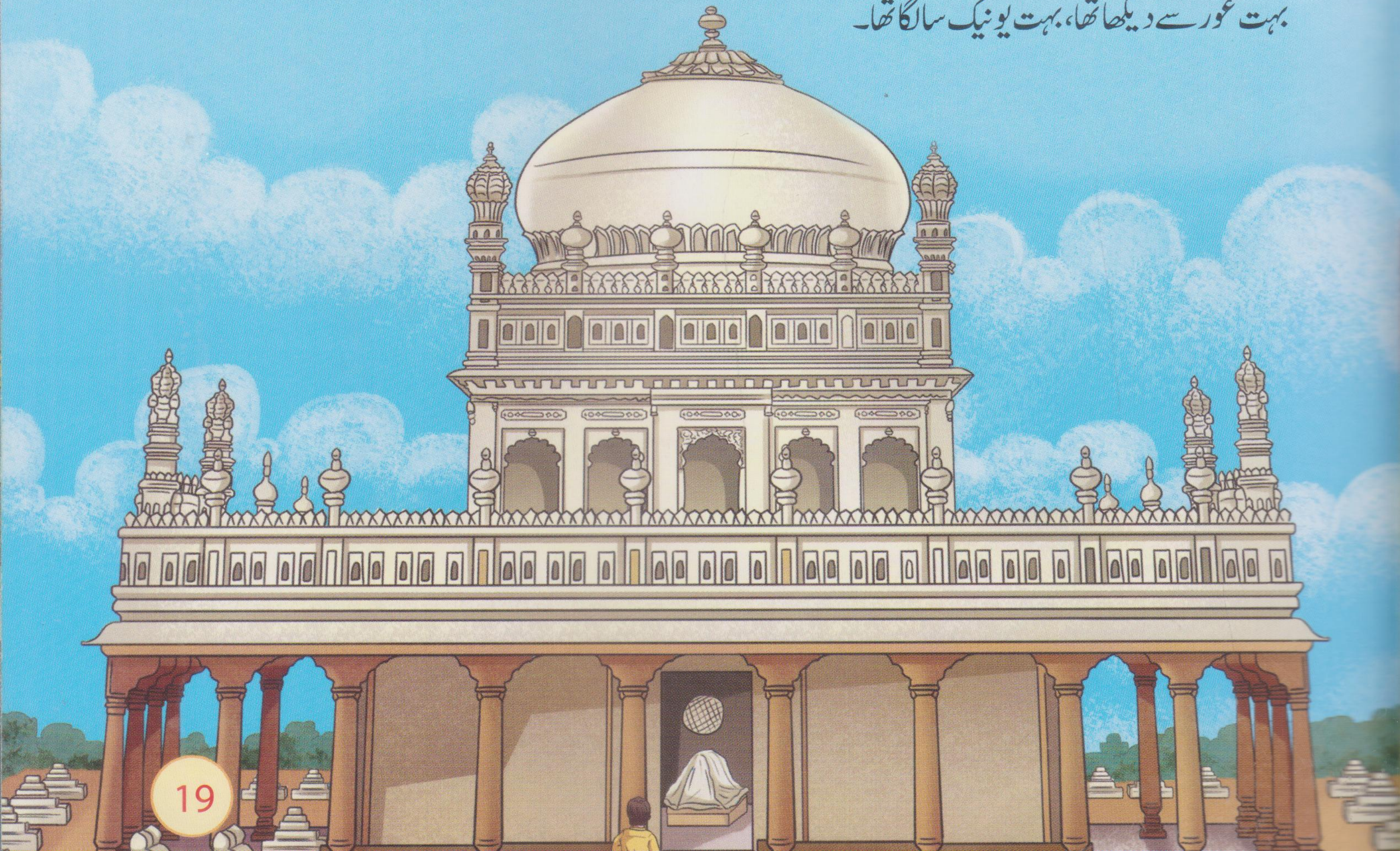
''ٹیپو سلطان اب کہاں ہیں ؟''

''بیٹا۔ وہ شہید ہو گئے۔''

''شہید مطلب۔''

''ملک کو بچانے میں جن کی جان چلی جائے انھیں شہید کہا جاتا ہے۔ آپ نے ان کی قبر بھی تو دیکھی ہو گی۔''

''ہاں گئے تھے مجھے اس جگہ کا نام یاد نہیں رہا۔ ہاں، مگر یہ بات یاد رہ گئی۔ مزار کے دروازے پر ایک انکل بیٹھے تھے انھوں نے بتایا تھا کہ یہ دروازہ ہاتھی کے دانت کا بنا ہوا ہے۔ ممی نے تو یقین نہیں کیا تھا لیکن میں نے اس دروازے کو بہت غور سے دیکھا تھا، بہت یونیک سا لگا تھا۔



دادی، ''آپ نے بتایا کہ ٹیپو سلطان بہادر تھے، بہادر لوگ تو سب کو ہرا دیتے ہیں تو ٹیپو سلطان بھی سب کو ہرا دیتے۔''

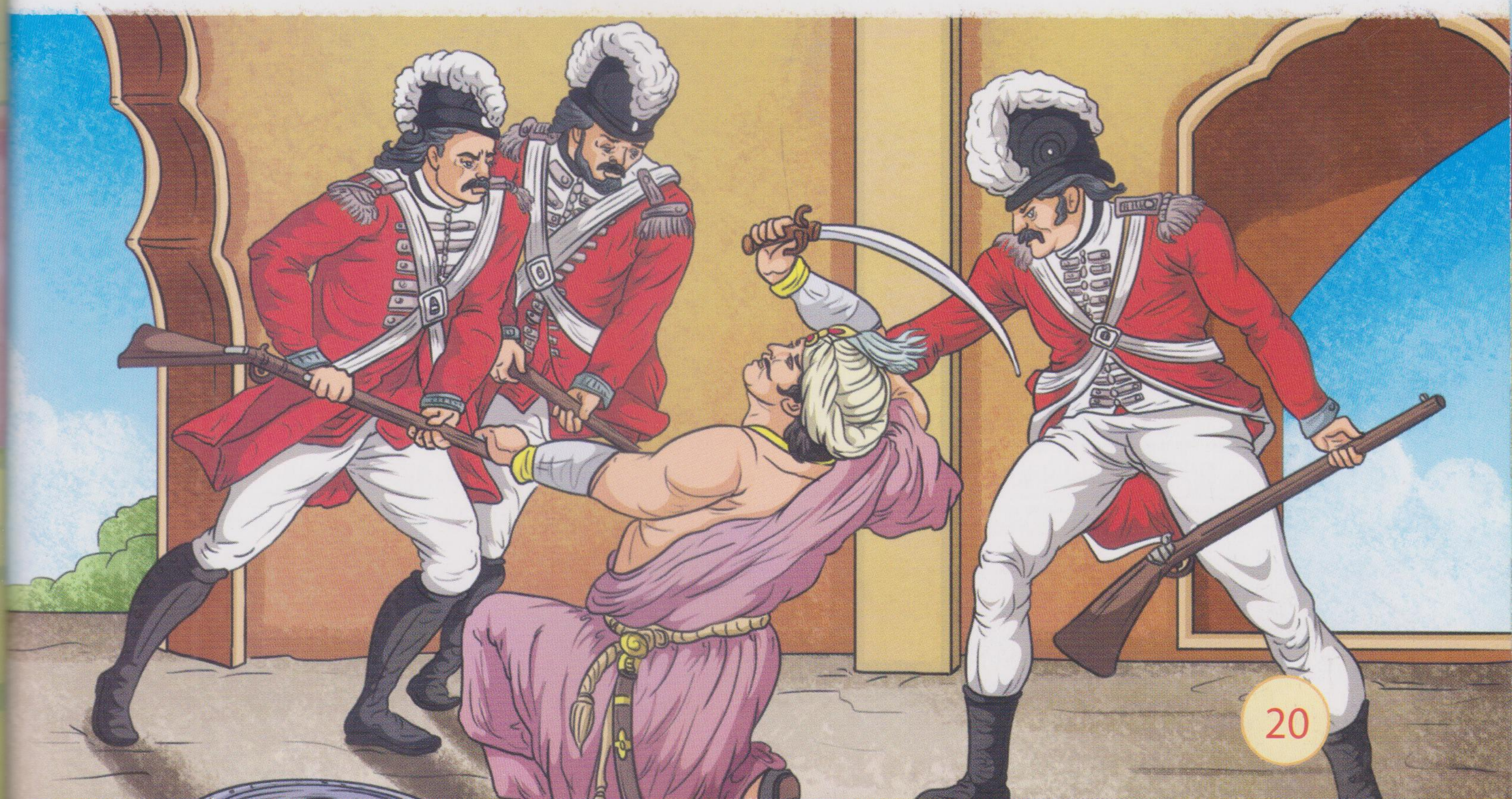
''چیٹنگ سے بیٹا، چیٹنگ سے ہرایا تھا۔''

''اوہ! اسی لیے چیٹنگ کرنے سے منع کیا جاتا ہے نا۔''

''ہاں بیٹا وہ بہادر تھے بہادر بالکل شیر۔ انھیں یوں ہی شیر میسور نہیں کہا جاتا ہے۔'' دادی نے کہا

دادی!''اب یہ نئی بات بتانے لگیں آپ۔ وہ شیر کیسے ہو گئے۔'' روما نے عادتاً اپنی انگلی نچاتے ہوئے کہا

وہ اس طرح کہ دھوکہ سے جب انھیں اپنے جال میں پھنسا لیا گیا تو پھر شرط رکھی گئی کہ اگر جان بچانا چاہتے ہیں تو ہار مان کر اپنی حکمرانی انگریزوں کو دے دو۔ مگر انھوں نے ہار نہیں مانی اور کہا کہ ''شیر کی ایک دن کی زندگی، گیدڑ کی



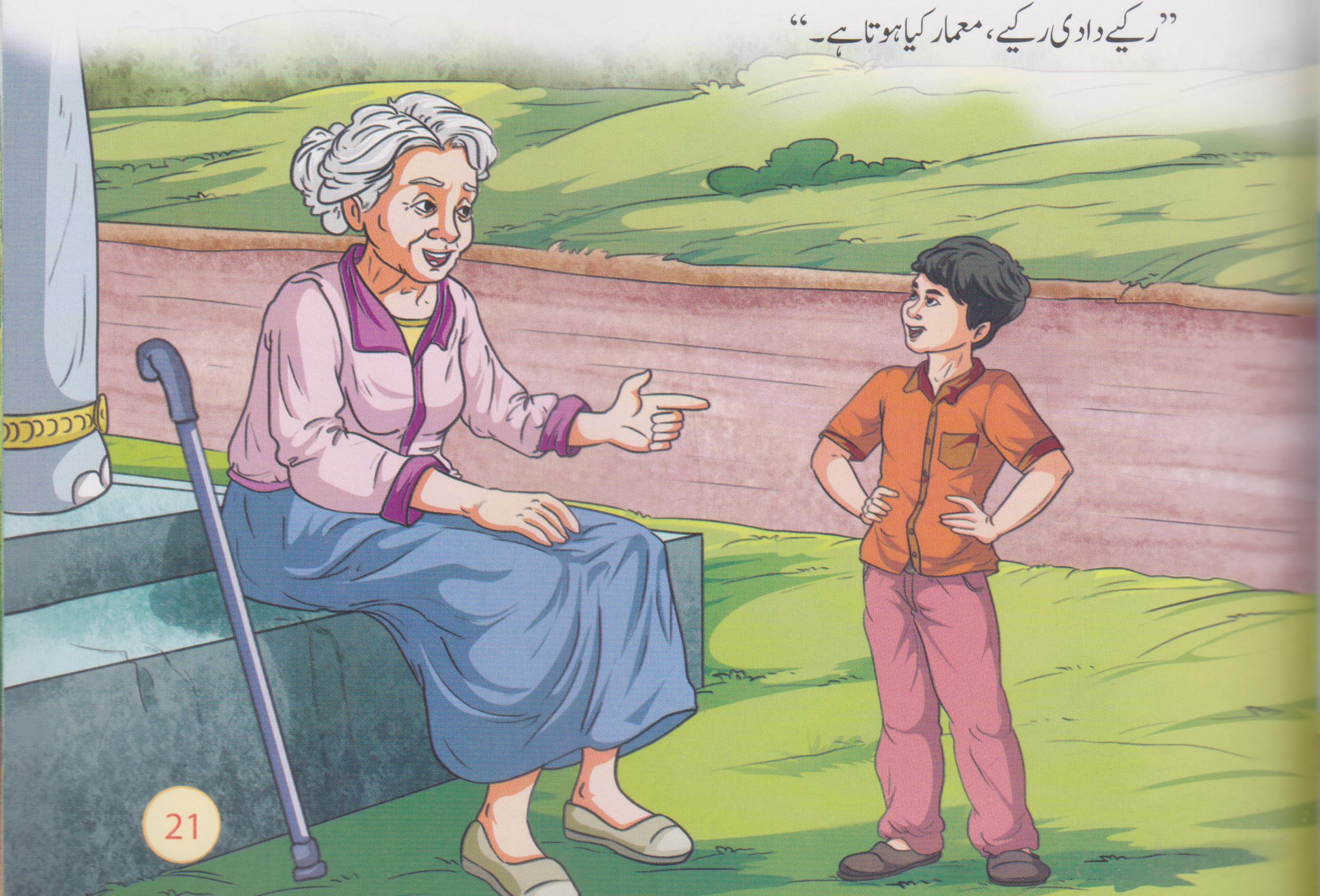
"دادی میرے ڈیڈی کہتے ہیں، 'روما، میرا شیر ہے شیر۔' کیا میں بھی ٹیپو سلطان کے جیسا شیر ہوں۔"

دادی نے مسکراتے ہوئے روما کی دل بستگی کے لیے کہا، "ہاں اسی طرح، لیکن ابھی تم بہت چھوٹے ہو۔ تمھیں بڑے ہو کر شیروں جیسے کام کرنے ہیں، ٹیپو سلطان کی طرح اپنے ملک کے لیے حوصلہ پیدا کرنا ہے۔"

دادی لمحہ بھر کے لیے خاموش ہوئیں تو روما نے کہا "دادی، کیا سوچنے لگیں آپ، آگے بتائیے نا۔"

"ہاں، میں یہ بتا رہی تھی کہ ٹیپو سلطان نے فرانسیسی معماروں سے۔۔۔"

"رکیے دادی رکیے، معمار کیا ہوتا ہے۔"



"ارے وہی۔۔۔ کیا کہتے ہیں۔۔ شاید آرکیٹیک۔"

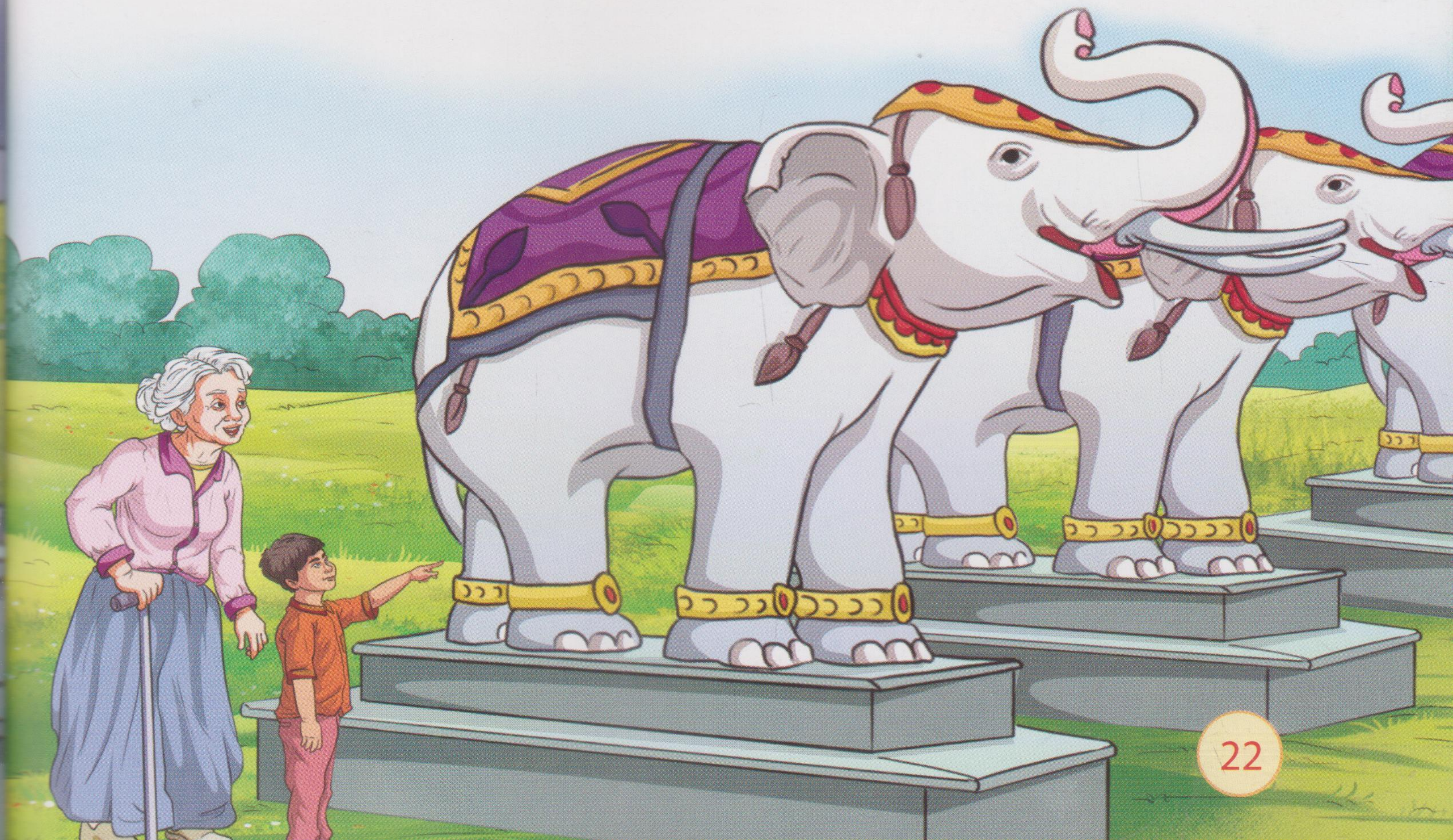
"انھوں نے فرانسیسی معماروں سے ایک مجسمہ بنوایا تھا۔"

افف دادی۔ "اب یہ مجسمہ کیا ہے۔"

"ارے بھئی، مجسمہ یعنی "statue"

اچھا!۔۔۔ "جیسے یہ elephant statue ہیں۔" روما نے قطار سے بنے ہاتھیوں کے بڑے مجسموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ "مگر انھوں نے شیر کا مجسمہ بنوایا تھا۔ وہ مجسمہ آج بھی برٹش میوزیم میں رکھا ہوا ہے۔"



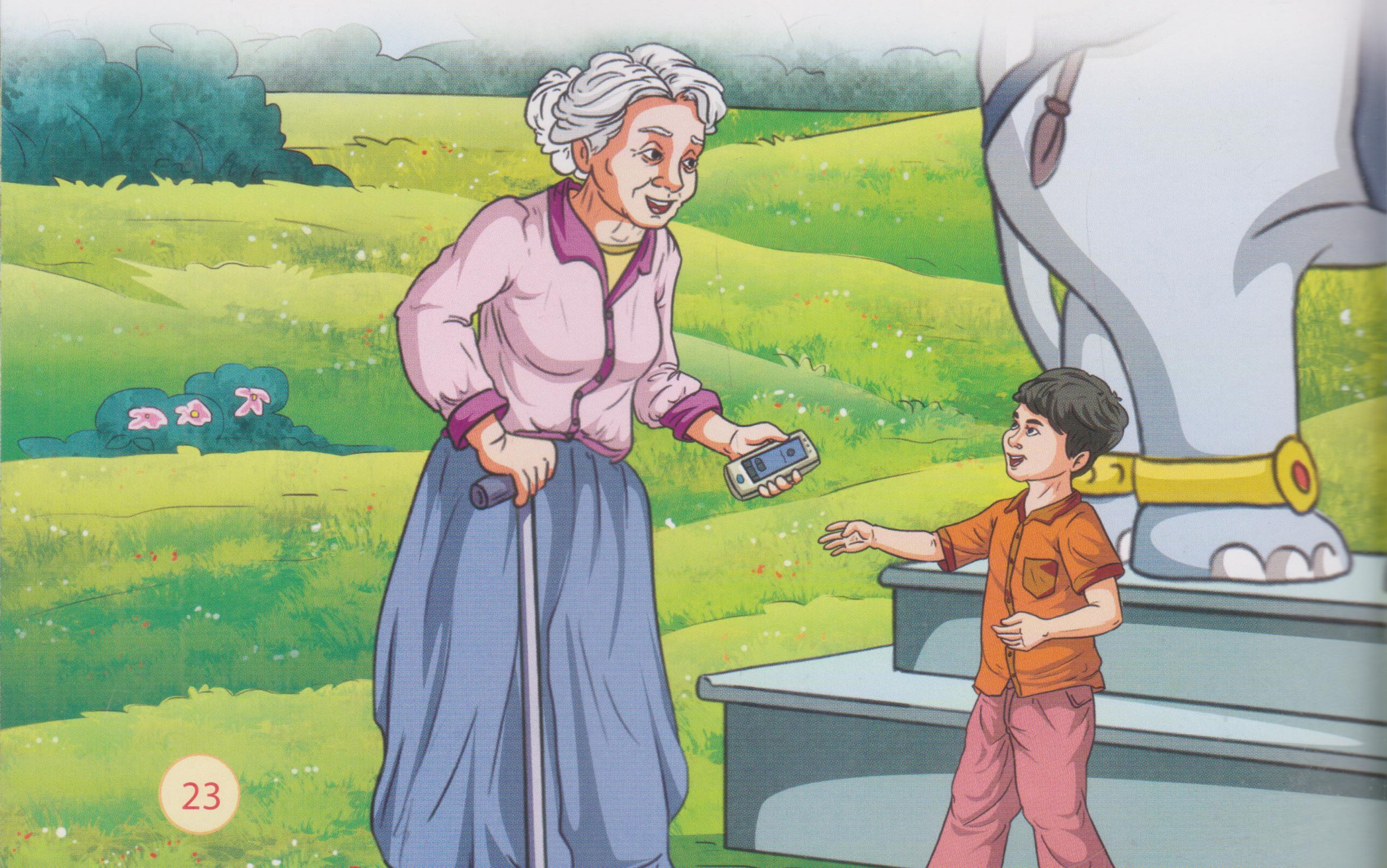
روما نے دادی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ ''دادی مجھے بھی ٹیپو سلطان کی طرح بہادر بننا ہے۔''

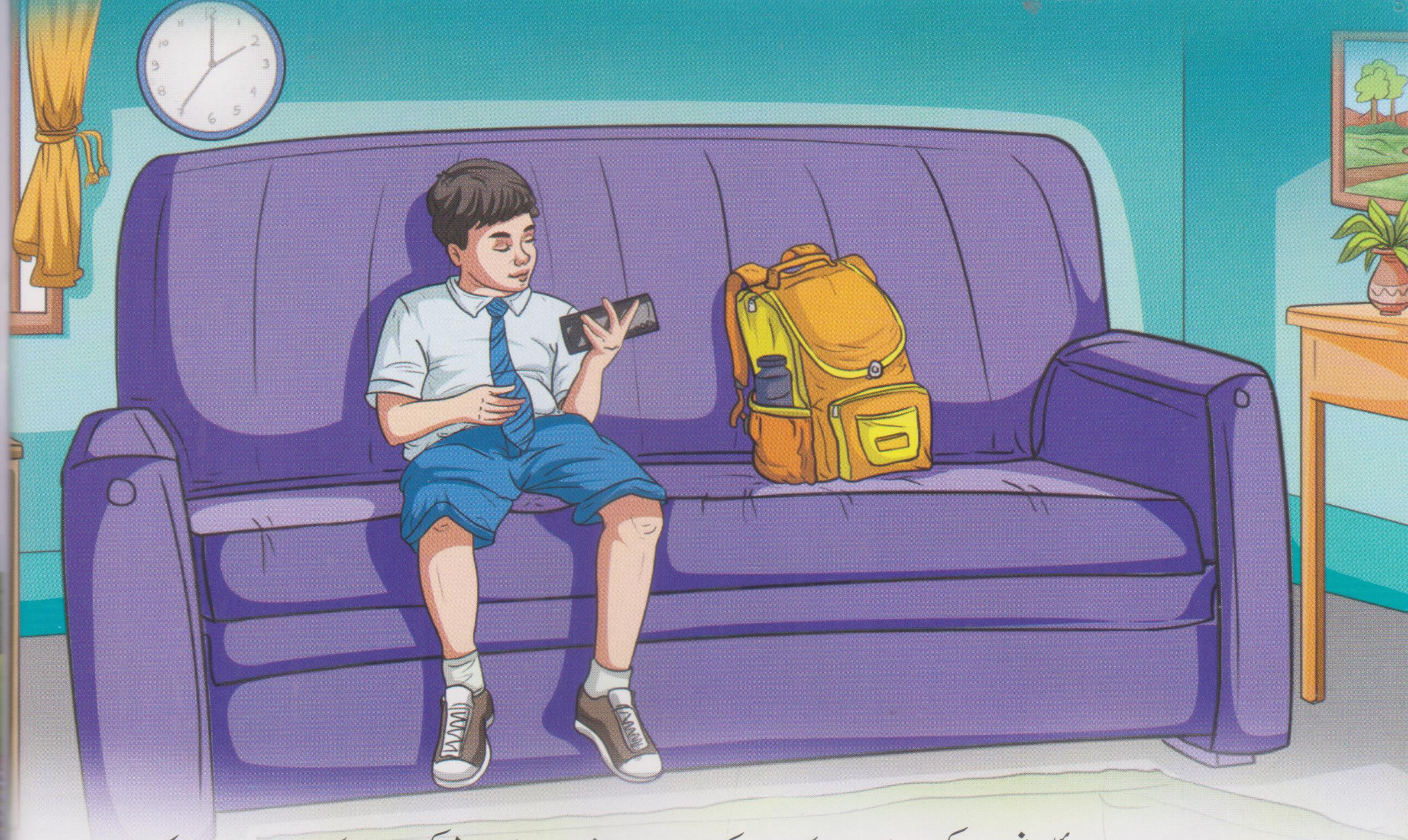
انھوں نے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، ''خدا کرے۔''

''اسی وقت ان کے فون کی گھنٹی بجنے لگی اور انھوں نے کہا، ''چلو بھئی، تمھارے ڈیڈی آ گئے۔''

روما نے کہا، ''دادی، مجھے آپ سے اور کہانیاں سننی تھیں۔''

''ٹھیک ہے، گاڑی میں بیٹھ کر سناؤں گی اور ابھی تو تم میرے پاس ہفتہ بھر رکو گے۔ میں تمھیں روز کوئی نہ کوئی کہانی سناتی رہوں گی۔ بس تم وعدہ کرو کہ موبائل دیکھنا چھوڑ دو گے۔''





''جی دادی، موبائل نہیں دیکھوں گا۔ میں کہاں دیکھتا ہوں۔'' شرارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ روما نے کہا۔

''اچھا!! تمھاری ممی وہاں سے ہر دن فون پر یہی شکایت کرتی رہتی تھیں کہ روما کے ہاتھ سے موبائل چھوٹتا نہیں، اسکول سے آتے ہی یونیفارم بدلے بغیر ہی موبائل اٹھالیتا ہے۔''

''دادی میں سچ بتا رہا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ ڈیڈی صبح سے شام تک آفس میں رہتے ہیں اور گھر پہ بھی کام میں لگے رہتے ہیں اور ممی بھی ہر وقت گھر کے کام یا پھر لیپ ٹاپ پر کچھ پڑھتی رہتی ہیں۔ میرے ساتھ کوئی کھیلتا نہیں اور نہ باتیں کرتا ہے اور نہ ہی کہانیاں سناتا ہے۔ شام ہوتے ہی ہوم ورک اور ٹیوشن شروع ہو جاتا ہے۔ رات میں یہ کہہ کر جلدی سلا دیتے ہیں کہ صبح اسکول کے لیے آنکھ نہیں کھلے گی۔''

''بس بس، روما بیٹے، اتنی شکایتیں؟ یہ بری بات ہے وہ آپ کے بھلے کے لیے ہی روکتے ہیں۔ تاکہ آپ بڑے ہو کر ایک بہتر آدمی بنیں۔''

''جی دادی، مجھے تو ٹیپو سلطان کی طرح بہادر بننا ہے۔ ابھی جس طرح آپ نے ٹیپو سلطان کی کہانی سنائی ہے۔ اسی طرح کسی اور کی کہانی بھی سنایئے گا۔ میں رات میں آپ کے پاس ہی سوؤں گا۔

''ہاں ٹھیک ہے روما! ہم دونوں ایک دوسرے کو کہانی سنائیں گے۔ میں آپ کو ٹیپو سلطان کی کہانی سناؤں گی اور آپ مجھے سائنس میوزیم کی دوسری چیزوں کے بارے میں بتانا۔''



'باتونی روما' میں سائنسی اور تاریخی کہانی کے ذریعے نہ صرف بچوں کی دلچسپی اور تفریح کا سامان مہیا کیا گیا ہے بلکہ کہانی کے ذریعے ان کی معلومات میں بھی اضافہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ شہناز نے نہایت عرق ریزی اور تخلیقی بصیرت کے ساتھ موضوع، اسلوب اور جملہ بندی کا ایسا انتخاب کیا ہے جو قابل ستائش ہے، یہ کہانی بچوں میں توازن، خودشناسی اور مستقبل میں درپیش چیلنجز سے نمٹنے کی صلاحیت پیدا کرے گی۔



شہناز رحمن

شہناز رحمٰن بنیادی طور پر فکشن نگار ہیں۔ ان کا افسانوی مجموعہ ''نیرنگ جنوں'' 2016 میں شائع ہو چکا ہے اور 2018 میں اس افسانوی مجموعے کو ساہتیہ اکادمی یووا پرسکار کے لیے منتخب کیا گیا۔ شہناز نہ صرف افسانہ نگار کی حیثیت سے بلکہ فکشن تنقید کے حوالے سے بھی جانی جاتی ہیں۔ ان کے تنقیدی مضامین کے دو مجموعے ''اردو فکشن تفہیم تعبیر اور تنقید'' اور ''اردو فکشن متن معنی اور موقف'' منظر عام پر آ چکے ہیں۔ انھیں تنقید نگاری پر اتر پردیش اردو اکادمی اور بہار اردو اکادمی سے اعزازات وانعامات بھی مل چکے ہیں۔

ISBN 978-93-49533-26-4

9 789349 533264

NCPUL | DELHI | INDIA

قیمت -/30 روپے

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت تعلیم، حکومت ہند، نئی دہلی
فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی-110025